www.KitaboSunnat.com

یادِ رفتگاں

مولانا عبدالسلام کیلانی
یوگنڈا، افریقہ

حضرت مولانا محمد حسین شیخوپوریؒ

حروفِ ماضی کی زمانہ مستقبل کے باغِ توحید وسنت میں آبیاری

فاضل مضمون نگار جماعت اہل حدیث کے کبار علماء میں سے ہیں۔ مدیر اعلیٰ محدث حافظ عبدالرحمٰن مدنی، جامعہ کے شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی اور موصوف حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ کے ممتاز شاگرد ہیں، اکٹھے ہی تعلیمی مراحل طے کئے اور پاکستان بھر سے سب سے پہلے یہی تینوں فاضل حضرات مدینہ منورہ یونیورسٹی میں اکٹھے ہی تحصیل علم کے لئے تشریف لے گئے۔ 'محدث' کا نام آپ کا ہی تجویز کردہ ہے جو تینوں ساتھیوں کی تعلیم سے فراغت کے بعد شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی کے گاؤں سرہالی کی ایک مجلس میں طے ہوا۔ عرصہ دراز سے یوگنڈا میں تبلیغی ادارہ قائم کئے ہوئے ہیں۔ آپ کی زیرنظر بے ساختہ تحریر ہدیۂ قارئین ہے۔ ح م

میں کوئی تاریخ نویس نہیں ہوں کہ ان کی زندگی کی بنیادی معلومات درج کروں، یوں بھی اس کام سے ملک الرحیم ان کی ولادت سے قبل فارغ ہو چکا اور مجھ سے پہلے بہت سوں نے اسے حوالہ قلم بھی کر دیا ہے۔ ماہ ستمبر کا 'محدث' کھولا تو پہلی نظر ہی 'آہ! مولانا محمد حسین شیخوپوریؒ' کے عنوان پر پڑی۔ لیکن میں کہتا ہوں: واہ محمد حسین شیخوپوری جس نے أمر بالمعروف اور نھی عن المنکر کے فریضہ انبیا کو اچھی طرح نبھایا اور ان کا وارثِ حقیقی بن کر ثابت کیا کہ ابھی دنیا میں توحید قائم ہے۔

اپنی تنخواہ سنبھالنے یا نام پیدا کرنے کے لئے چند باتیں کہہ لینا اور بات ہے لیکن فن خطابت میں کامیابی حاصل کرسکنا اور اس کے لئے متعلقہ ریاضت، ذکر اور اخلاص نیت کو سنبھال کر رکھنا اور بات ہے۔ پھر بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے وراثتِ انبیا، جس کا اہم عنصر امر بالمعروف اور سخت سے سخت مشکل کام النھي عن المنکر ہے، سے مالا مال کر دیا جو عنایاتِ ربانی کے بغیر ممکن نہیں۔ سواری کی مشکلات اس وقت بڑھ جاتی ہیں جب کہ عشا کو آدمی بسوں، ٹانگوں، رکشوں، سائیکلوں میں دھکے کھائے اور کئی کئی میلوں پیدل سفر کر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بروقت پہنچے تا کہ اللہ کا مشن پورا ہو سکے۔ یہی وہ داعی کے کارہائے نمایاں ہیں جن کی وجہ سے اُنہیں عرش کی طرف سے ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ﴾ کا سرٹیفکیٹ ملتا ہے۔

پھر سفر کی ایسی شدید تھکاوٹ کے بعد، سٹیج پر کبھی کھانا کھائے بغیر نمودار ہو جانا ان مبلغین اسلام کا ہی کردار تھا۔ اتنی تھکاوٹ کے باوجود آواز کی شرینی، چہکتے بلبلوں کی طرح مترنم، گھنٹی کی طرح سریلی آواز سے مہکتے پھول برسانا اور گھنٹوں تقریریں کرنا، یہ ایسی باتیں ہیں جن کی وجہ سے فرشتے بھی وجد میں آجاتے ہوں گے۔ یہ بھی کرامت اُمت ِمحمدیہ کا حصہ ہیں جو کہ معجزاتِ محمدی کا سایہ ہیں۔

نکتہ آفرینی سے پرتقریریں، آواز کی تبدیلی میں کبھی سرگوشی کی سی آواز میں بات کرنا اور کبھی آسمان کے بادلوں کی طرح گرجنا، یہ زیروبم کا ایسا جادو ہے جو کبھی حالات کے مطابق مجمعوں کو رُلا دیتا، کبھی ہنسا دیتا ہے، کبھی غوروفکر کے سمندروں میں کتاب وسنت کے سفینوں پر اپنے سامعین کے ہمراہ سفینہ کو بھی عقل ودانش اور امن وجراٴت کے ساحل پر لے آتا ہے۔

میرے محبوب خطیب عوام، خواص اور خاص الخواص سب کے لئے یکساں اہمیت کے نکتے پیش کرتے، جن کا منبع کتاب وسنت میں غوروفکر ہوتا تھا کیونکہ قرآنی نکات علم ودعوت لازوال اور غیر محصور ہیں۔ دل ودماغ، گلے، زبان اور معدہ وسینہ سب کی صفائی کا یہ حال ہوتا کہ آدھی آدھی رات تک آواز کا جادو بکھیرتے رہنا، نہ حلق خراش کا شکار ہو نہ سینہ کو بلغم کی شکایت اور نہ منہ کو خشکی سے پالا پڑے۔ کبھی ساری ساری رات عوام کو وجد میں لاتے رہنا، قرآنی آیات، احادیث ِنبویہؐ، حکمت ودانائی سے بھری ہوئی باتیں، موقع محل کی مناسبت سے اشعار، کبھی لاہوری زبان میں، کبھی سرائیکی لہجے میں، کبھی سندھی شعروں میں ان کے تراجم کے حامل اشعار، جنہیں خود اپنے کہے ہوئے شعروں سے ملا کر مجلس وعظ کو کبھی گرمانا، کبھی بزمانا، کبھی رلانا، کبھی ہنسانا اور کبھی چڑیوں کے چہچہوں اور کبھی بلبل کی کوکوں سے بہتر طور پر حمد ِالٰہی اور نعت ِرسول مقبولؐ گانا، یہ ایسے کام ہیں جو کہ جب تک اللہ کی خاص مدد نہ ہو، بیک وقت ایک آدمی میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

ان کی نکتہ آفرینی کے اتنے واقعات ہیں کہ ان کو اس چھوٹے سے مضمون میں بیان کرنا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ممکن نہیں۔ تاہم ان کے لئے حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ کی دعا قبول ہوگئی کہ اللّٰھم أیّدہ بالروح القدس کہ ''یا اللہ! ان کی جبریل فرشتے کی طرف سے مدد فرما۔'' اور واقعی موقع محل کے مطابق تذکیر احادیث و آیات اور تائید اشعار و واقعات اور حکایات؛ یہ انسانی قوتوں کا کام نہیں کہ وہ ہر وقت یاد رکھ سکیں، یہ الٰہی امداد کے مظاہر ہیں۔

میں اپنے قارئین کو چند صدیاں پیچھے لے جانا چاہتا ہوں اور پھر چند سال قبل تاکہ بعض لوگ یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ یہ تو کراماتی کام تھے، ہم نہیں کرسکیں گے۔ ذرا جامع اُموی، دمشق کی سیر کریں، لوگ صفوں پر جائے نماز بچھا کر بیٹھے ہیں، یہیں وہ رات گزار دیں گے، اگلی رات بھی اسی مقام پر آئیں گے۔ صرف حاجاتِ ضروریہ کے لئے جائیں گے اور واپس آجائیں گے کیونکہ وہ علامہ ابن الجوزیؒ کے منبر کے قریب جگہ سنبھالے ہوئے ہیں۔ اُنہیں دو دن بعد وعظ کرنا ہے اور اتنے ہزاروں لاکھوں آدمیوں کے مجمع میں ابن الجوزیؒ کی تقریر سننا ہے۔

چند سال قبل پاکستان کے ایک بڑے عالم کی وفات پر کشمیر میں ایک آدمی تبصرہ کر رہا تھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد اتنا بڑا داعی پیدا نہیں ہوا کہ جس کی ہر بات ہر جگہ پہنچائی جارہی ہو۔ میں نے عرض کیا کہ کیا تمہیں ابن الجوزیؒ کی مجلس وعظ کا علم ہے؟ جس میں کھڑے کھڑے ہزاروں لوگ مسلمان ہوجاتے تھے۔ کیا تمہیں ابن قیمؒ کا پتہ ہے کہ کتنے لوگ کہاں کہاں سے ان کا وعظ سننے آتے تھے؟ کیا تمہیں ابن تیمیہؒ کے مواعظ وارشادات کا علم ہے جن کے وعظوں میں مناظر بھی آتے، سامعین بھی، محدث بھی آتے اور مفسر بھی، فقہا بھی آتے اور علما بھی!

رحمة الله عليهم أجمعين!

یہ کتاب وسنت کا ہی معجزہ ہے کہ جس نے بھی خلوص سے اس کی طرف بلایا، اس نے باقی سارے میدان خالی کردیے۔ امام شافعیؒ نے جب بغداد میں قال أصحابنا، قال أصحابنا کی روایت چھوڑ کر قال اللہ وقال الرسول کی آواز بلند کی تو سارے مجمعے ٹوٹ کر ان ہی پر آپڑے اور آج علمی دنیا میں ان کے شاگردوں اور عقیدت مندوں کے کاموں سے لائبریریاں بھری پڑی ہیں، جب کہ دوسرے علوم کے خوشہ چین کسی بھی لائبریری کے کونوں میں ملیں گے۔ حاصل یہ ہے کہ جس نے بھی کتاب وسنت کی دل و دماغ اور اخلاص سے خدمت کی، آسمانوں سے فرشتے اُتر کر آئے اور اُنہوں نے لوگوں کو اس کے گرد اکٹھا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا۔ ان کے دلوں کو منجانب اللہ سکون اور طمانیت عنایت ہوئی۔

نکتہ آ.رائی اللہ کی طرف الہام ہوتے رہے، خواہ وہ شاہ عبدالغنیؒ کامونکی والے ہوں، خواہ وہ حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ ہوں یا ذبیحؒ ہوں یا وہ حافظ عبدالقادر روپڑیؒ، حافظ عبداللہ روپڑیؒ اور مولانا محمد حسینؒ☆ روپڑیؒ ہوں اور میں نے چند ایک نام بطورِ مثال لئے ہیں، کیونکہ ان کی فہرست پیش کرنا مقصود نہیں ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو بھی ریاضت کی منزلیں طے کرلے گا اور خالصةً لوجہ اللہ لوگوں کے دلوں کو گرمائے اور نرمائے گا، وہ فن خطابت کا امام بن جائے گا۔ اور یہ سب کچھ دین اسلام کی نصرت من اللہ اور محمد رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے قرآنِ مجید اور سنتِ نبویؐ کا معجزہ ہے کہ جو بھی اس رستہ پر چلا اللہ کی نصرت اس کے لئے آ گئی: ﴿وَلَيَنْصُرَنَّ اللهُ مَنْ يَنْصُرُهُ، إِنَّ اللهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ﴾ اور امتیوں کی کرامات بھی انبیا علیهم الصلوة والتسلیمات کے معجزات ہی شمار ہوتے ہیں۔

مولانا کے متعلق بہت کچھ لکھا گیا ہے اور لکھا جائے گا، جن لوگوں نے زندگی کا مشن اعلاے کلمتہ اللہ کو بنالیا، وہ لاعلمی کے سمندروں میں ضائع نہیں ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کا نام بلند رکھے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!

مولانا محمد حسین شیخوپوری کو اللہ نے نکتہ رسی کی خوب صلاحیت عطا کی تھی اور دعوت میں خلوص اتنا تھا کہ ان کی بات حاضرین پر گہرا اثر چھوڑتی۔ اس کی ایک مثال دیکھئے:

محمد عمری پارٹی نے کئی برس پہلے ایک نکتہ دریافت کیا کہ گیارہ کے عدد کو اللہ تعالیٰ نے خاص ترجیح دی ہے کہ دیکھیں ایک سورہ کی ابتدا ہی گیارہ سے ہوئی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی گیارہ تاروں کو سجدہ کرتے پایا۔ عاشورہ کے بعد کی گیارہویں رات بھی مبارک ہوئی کہ اس میں سبطِ رسول ﷺ جنت کو جا پہنچے۔

اس پر حاشیہ چڑھاتے ہوئے حافظ عبداللہ روپڑیؒ نے ایک اور طنز لکھ کر تنظیم اہل حدیث کے پہلے صفحے پر شائع کر دیا کہ جو امریکی اپالو چاند پر جا چڑھا، وہ بھی گیارہ نمبر کا تھا۔

انہی دنوں مجھے غالباً ۹ رمئی ۱۹۵۸ء کو حافظ محمد حسین شیخوپوریؒ کا پہلا جمعہ سننے کی توفیق ہوئی

☆ حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ کے برادر خورد اور مدیر اعلیٰ 'محدث' کے والد گرامی رحمه الله رحمة واسعة

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ وہ شیخوپورہ میں مسجد ورکاں میں خطیب تھے۔ آپ بتانے لگے کہ ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ﴾ (سورۃ المائدۃ) اس آیت میں جو حرام چیزیں ذکر کی گئی ہیں، وہ بھی تعداد میں گیارہ ہیں۔ یعنی حرام کی گئی تم پر پہلی چیز، حرام کی گئی تم پر دوسری چیز، حرام کی گئی تم پر تیسری، اور اس طرح آیت کا ترجمہ بھی کرتے گئے اور حرام اشیا کو بھی اسی طرح شمار کرتے گئے تو آخری نمبر گیارہویں (چیز) کا تھا۔ سو کہا کہ حرام کی گئی تم پر گیارہویں۔ اس کے بعد یہ کہہ دیا کہ ذلکم فسق یہ سب گیارہ چیزیں بیکار ہیں۔ اس کے بعد میں نے تو گیارہویں کے ماننے والوں کی طرف سے کسی کو گیارہویں کی تحلیل پر ایسی آیات پیش کرتے نہیں پایا۔

محمد حسین شیخوپوری اپنے دور میں اپنی نوعیت کے مبلغین کے واحد امام رہ گئے تھے جنہیں ان کے علمی و نسبی شاگرد ہی نہیں، عوام بھی ہمیشہ یاد رکھیں گے بلکہ عوام و خواص اب ان کی کیسٹیں ہی لیتے دیتے رہیں گے۔

میں مسجد ِقدس کو نہیں بھول سکتا جس میں کتاب و سنت کی خدمت کے میں نے کئی مناظر دیکھے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کو تو لوگ خواب میں دیکھتے ہیں لیکن وہاں پر محمد رسول اللہ ﷺ کو بولتے اور نماز پڑھتے اور سناتے ہوئے بھی سنا۔ ان کی آواز تو آسمانوں پر بکھری ہوئی لیکن ان کے نوشتہ سانس جس طرح کہ صحاحِ ستہ اور دوسری کتابوں میں موجود ہیں کو وہی انسان دیکھ سکتا اور سن سکتا ہے جہاں کہ علم و عمل کے پہاڑ حافظ محدث روپڑی تدریس فرماتے ہوں اور ہمارے جیسے گناہ گار دوزانو بیٹھ کر اپنے گناہوں کو دھو رہے ہوں۔ حضرت شیخوپوری ہمارے چونکہ استاد بھائی بھی تھے، اس لئے اُنہیں بارہا مسجد ِقدس میں دیکھا جہاں علم کا پہاڑ علمی کانوں کی کھدائی میں مصروف طلبہ کو مشغول کئے ہو۔ جہاں حافظ محمد حسین روپڑیؒ جیسے استادِ فن بھی تدریسی خدمات میں مصروف ہوں، جہاں حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کے نکاتِ مناظرہ چلتے ہوں، جہاں اسماعیل روپڑی علمی غذا لینے آتے ہوں، جہاں سے فیض یافتہ محمد حسین شیخوپوریؒ باغ و بہار کے پھول چننے اور دنیا کو مہکاتے رہے۔ جہاں ثناء اللہ مدنی اور عبدالرحمٰن مدنی طفل مکتب تھے، جہاں مولانا عبدالقادر حصاریؒ اور حکیم محمد اشرف سندھو کتابی، انسانی اور صدری لائبریریوں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ اُٹھانے آتے تھے، جہاں سے ابوالسلام محمد صدیقؒ کو راز ہائے وراثت کے علمی خزینے وافر تعداد میں مل جاتے تھے۔ اسی طرح حضرت مولانا محمد حسین شیخوپوریؒ وہیں ملے۔ حافظ برادران کے ہمراہ سارے ملک کے گوشے گوشے میں چلتے پھرتے رہے، حتیٰ کہ ان کی آواز ملک سے باہر بھی کئی دفعہ روانہ سفر ہوئی اور کئی دفعہ واپس آئی، کیا مجال ہے کہ ان کے دماغ میں کوئی فخری فتور آیا ہو۔ ان کے لئے لندن اور کاہنیاوالہ برابر تھے، واشنگٹن اور کالووالی دونوں میں ان کا مزاج ایک ہی رہا۔

مجھے شفقت سے ملتے، ملاقات کے وقت چہک اٹھتے اور اس کی مہک کافی دیر میری طبیعت میں رہتی۔ چونکہ وہ ہر سٹیج اور ہر طبقہ فکر کے علاوہ ہر موضوع پر نکتہ آفرینی کرتے تھے کہ جدید تعلیم یافتہ لوگ بھی حیران رہ جاتے اور داد دیے بغیر نہ رہ سکتے۔ میں نے خود بھی ان سے ایک موقع پر سٹیج پر کچھ بولنے کے لئے سبق لیا اور اُنہوں نے بڑی فراخ دلی سے ذرہ نوازی ہی نہیں فرمائی بلکہ مجھے پوچھا کہ تم اُردو میں تقریر کیوں نہ کرتے، اس لئے کہ پنجابی میں تقریر کرنا ہر آدمی کے بس کا روگ نہیں، اس کے لئے خصوصی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔

ان کی دین سے والہانہ محبت کا مجھے اس وقت بھی اندازہ ہوا، جب ان کا ایک پوتا جامعہ سلفیہ میں نظمیں سناتا اور کہتا تھا کہ کہو تو ساری رات لگا رہوں۔ پنجابی، اردو ہو یا سرائیکی یا سندھی ہر زبان میں حمد الٰہی اور نعتِ رسولؐ کے اشعار مجھے حفظ ہیں اور یہ سب کچھ میرے دادا نے مجھے سکھائے ہیں۔

تاریخ وفات: ایسے لوگ ہزاروں سالوں تک بھی حیات رہیں تو کم ہے، کیونکہ وارثِ انبیا جو ٹھہرے، لیکن اللہ تعالیٰ کا ایک نظام ہے جس میں سے ہر ایک کو گزرنا ہے اور بروقت اپنے موعد پر پہنچنا ہے۔ وہ کئی حادثات کا شکار ہوئے، کئی بیماریوں نے اُنہیں اندر سے کھوکھلا کر رکھا تھا لیکن تبلیغی مشن کی کرامت کہ سننے والے کو خطاب میں فرق نہیں محسوس ہونے دیا۔ دیکھنے والے محسوس نہیں کر پاتے، لیکن دشمن تو ان کو اس وقت سے مار چکے تھے جب ان کی دونوں ٹانگیں حادثے کا شکار ہوئیں۔ لیکن اللہ کے بندوں کی دعائیں اور ان کا مشن تبلیغ دونوں کی برکت سے وہ اپنے ساتھیوں میں عمر کے اعتبار سے بھی نمبر لے گئے۔ إنا للہ وإنا إلیه راجعون!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ